قصداً او بزیادۃ الثمن قصداً ، ۲۹۶

زیادۃ الثمن قصداً ، اہل المدینۃ ج۲، ص

وکذا فی کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ ، ۱۳۶

والفتاوی الہندیۃ ج۳، ص ، بحوث فی قضایا فقہیۃ

نیز تفصیل کیلئے دیکھئے امداد المفتین ۸۵۹ و ۸۶۰

معاصرۃ ، "احکام البیع بالتقسیط" ، اور احسن الفتاوی

اور عزیز الفتاوی ص ۶۳۶ و ص ۶۳۵ ، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ محمد یسر عفی عنہ

رفیق دار الافتاء - دار العلوم

۲۲-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۲۲-۶-۱۴۲۴ھ

برائے نظر ثانی در مسئلہ

﴿۱﴾

سفر المرأة وقيامها بغير محرم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ...... امابعد

مدرسۃ البنات میں بالغ طالبات کے محرم کے بغیر قیام کرنے کے حوالہ سے دار العلوم کراچی سے ایک فتویٰ جاری کیا گیا تھا، جس کے مجیب محمد برہان الدین اور مصدقین میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم و مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم و دیگر دار الافتاء کے حضرات ہیں (اس فتوے کا رجسٹر نمبر ۲۱/۲۸۷ ۔ مؤرخہ ۱۴۱۸/۶/۲۶ھ ہے) اس فتوے کی رو سے شرعی مسافت پر مدرسۃ البنات میں بالغ لڑکیوں کا قیام کرنا اور وہاں تک کا سفر بلا محرم کرنا ناجائز وحرام قرار دیا گیا ہے۔

جہاں تک بالغ طالبات کا بغیر محرم شرعی مسافتِ سفر طے کرنے کا تعلق ہے، تو اس کی حرمت واضح ہے اور اس کو ناجائز قرار دینا درست ہے۔ لیکن بالغ عورت کا کسی جگہ پر (قطع نظر مدرسۃ البنات سے) بغیر محرم قیام کرنا شرعاً کیسا ہے؟ آیا یہ بھی سفر کی طرح ناجائز وحرام ہے یا یہ ایک مستقل مسئلہ ہے۔ اس کو محض احکام سفر پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز وحرام قرار دینا (جیسا کہ بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ ص ۳۳۷۔ اور فقہی مقالات ج ۱ ص ۲۴۹ سے بھی ظاہر ہوتا ہے) یہ قابل تأمل ہے۔ اس سلسلہ میں غور وخوض کرنے کے لئے یہ مسئلہ، راولپنڈی واسلام آباد کے مختلف دار الافتاء سے منسلک حضرات کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور ادارہ غفران راولپنڈی میں اس پر اجتماعی انداز میں غور وفکر ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل احباب شریک ہوئے (۱) مفتی شکیل احمد صاحب (۲) مفتی دوست محمد صاحب (۳) مفتی محمد رضوان صاحب (۴) مفتی عبد اللہ صاحب (۵) مفتی محمد یونس صاحب (۶) مفتی ریاض محمد صاحب (۷) مفتی عبد الکریم صاحب (۸) مفتی شاکر صاحب (۹) مفتی محمد امجد صاحب (۱۰) مفتی مقبول الرحمٰن صاحب۔ شرکاءِ مجلس غور وفکر کرنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچے، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

محدثین وفقہاء کرام کی مختلف عبارات میں غور کرنے سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اصولی طور پر عورت کے بلا محرم گھر سے نکلنے، سفر کرنے کے عدمِ جواز کی علت اصلیہ ''خوفِ فتنہ'' ہے، نہ کہ محض، مسافتِ سفر۔ کیونکہ بعض وہ صورتیں جن میں خروج المرأۃ کی عام حالات میں اجازت ہے خوفِ فتنہ کی حالت میں ان کو بھی فقہاء کرام ناجائز فرماتے ہیں، چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ امام طحاوی کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں:

ويجمع معاني الآثار في هذا الباب وان اختلفت ظواهرها الحظر على المرأة ان تسافر سفرا يخاف عليها فيه الفتنة بغير محرم قصيرا كان او طويلا . والله اعلم (تفسير القرطبي ج ۵ ص ۳۳۸ مكتبه حقانيه پشاور)

امام قرطبی رحمہ اللہ نے یہ قول سفر المرأۃ بغیر محرم کے مسئلہ کے حوالہ سے مختلف روایات ذکر کرنے کے بعد ان میں تطبیق دینے کے لئے بیان فرمایا ہے، جس

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی

مضمون سوال وجواب

کیونکہ اگر عورت کے قیام کرنے کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہوتا تو ان حالات میں فقہاء کرام ضرور اس کی قید لگاتے [illegible]
لگائی گئی ہے، اور قاعدہ ہے السکوت عن البیان عند الحاجة الی البیان دلیل علی [illegible] (ص ۱۹۱) [illegible]
ہے کہ ان صورتوں میں مسافت سفر پر قیام ہے، اور اس میں عورت کے پندرہ یوم سے کم یا زیادہ قیام کرنے کی کوئی قید نہیں [illegible] معلوم ہوا کہ عورت کے قیام
کے جواز کے لئے محرم ساتھ ہونے کی شرعاً کوئی شرط نہیں، خواہ وہ عورت پندرہ یوم سے کم کی نیت سے مقیم ہو یا زیادہ۔

المغنی کی عبارت میں تو سفر اور قیام میں واضح فرق مذکور ہے (یاد رہے کہ بحوث اور فقہی مقالات میں سفر کے مسئلہ میں بطور استدلال مغنی کی عبارت پیش کی گئی ہے، اور قیام کو سفر پر قیاس کر کے حکم لگایا گیا ہے۔ جبکہ مغنی کی ہماری اوپر پیش کردہ مذکورہ عبارت اس قیاس کی مزاحم ہے، چنانچہ بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ کی عبارت یہ ہے "قد ذکرنا فی الجواب عن السوال السابع ان النسوة المسلمات لاینبغی لھن السفر الی بلاد غیر المسلمین للدراسة او الاکتساب واما اذا کانت المرأة قد توطنت احدی ھذا البلاد مع محارمھا ثم بقیت مفردةً بموت محارمھا او انتقالھم من ذالک المکان بسبب ما فانه لامانع من الاقامة بمفردھا مادامت ملتزمة باحکام الشرع فی الحجاب (ص ۳۴۷)" اگر اس عبارت میں "قد توطنت الخ" کے بجائے اس طرح کے الفاظ ہوتے تو زیادہ مناسب تھا "اما اذا اقامت المرأة وانتھیٰ عمل سفرھا ثم بقیت مفردةً بموت محارمھا او انتقالھم من ذالک المکان بسبب ما فانه لامانع من الاقامة بمفردھا اذا لم تکن فتنة ومادامت ملتزمة باحکام الشرع فی الحجاب. واللہ اعلم" یہ تفصیل تو اس صورت میں ہے جبکہ اس حکم کو عام رکھا جائے، اور کہا جائے کہ مدتِ مسافت کے بعد بغیر ولایت کے مطلقاً قیام منع ہے، خواہ وہ قیام بلامحرم مختصر ہی کیوں نہ ہو اور فتنہ وغیرہ سے خالی بھی ہو، حالانکہ اوپر کی تفصیل سے واضح ہوا کہ مدتِ مسافت کے بعد اگر عورت کہیں بغیر محرم کے قیام کرتی ہے تو عند عدم الفتنہ اس کی گنجائش ہے۔ لیکن اگر اس کو غیر مسلم ملک کے ساتھ خاص رکھا جائے، اور یہ کہا جائے کہ وہاں بغیر ولایت کے عورت کا بغیر محرم کے تنہا رہنا فتنہ سے خالی نہیں "لان المرأة فی بلاد غیر المسلم تکون غریبة بغیر التوطن" تو یہ ایک الگ مسئلہ ہے، مگر اس صورت میں بھی عدم جواز کی بنیاد فتنہ ہی قرار دی جائے گی، لیکن بحوث کی ظاہری عبارت اور مستدلات کے پیش نظر اس کا یہ محمل بعید معلوم ہوتا ہے)

ہماری گزشتہ اس تمام تر تفصیل سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بغیر محرم کے شرعی مسافتِ سفر طے کرنا (نص کی وجہ سے) ناجائز ہے اور اس کے علاوہ جتنی صورتیں ہیں خواہ شرعی مسافت سفر سے کم کی ہوں یا اقامت کی ان کے عدم جواز کی علت "خوف فتنہ" ہوگی، نہ کہ محض مسافت سفر، لہٰذا اگر عورت کے قیام کی کوئی ایسی صورت ہو جس میں خوف فتنہ نہ ہو تو محض اس کو مسافت سفر شرعی پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز نہیں کہا جائے گا بلکہ اس صورت میں پردہ وغیرہ کی شرعی تمام قیود وحدود کا لحاظ رکھتے ہوئے قیام کی اجازت ہوگی اور اس پر اقامت یا حضر کے تمام وہ جزئیات صادق آئیں گے جس میں عورت کے لئے کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے پردہ وغیرہ کے احکامات کا بیان کیا گیا ہے۔

ملاحظہ: بعض شرکائے مجلس کا میلان اس طرف تھا کہ بلاتحدید مسافت اصل بنیاد فتنہ پر ہونی چاہیے، اور اگر فتنہ نہ ہو تو تین دن سے زیادہ کی اجازت کی بھی ہونی چاہیے۔ مگر اکثر احباب نے تین دن والی روایت اور فقہاء حنفیہ کے اس کو ترجیح دینے اور اس موقف کے نص کے خلاف ہونے کی وجہ سے اتفاق نہیں کیا البتہ اکثر احباب کی رائے یہ تھی کہ نص میں تو ایک دن، دو دن اور تین دن کی (علی اختلاف الروایات) صراحت ہے، جس میں فقہاء حنفیہ نے تین دن والی روایت کو ترجیح دی ہے، اور پھر تین دن کی تحدید اڑتالیس میل کے ساتھ فقہاء کرام کے اجتہاد پر مبنی ہے، اور یہ اڑتالیس میل اس وقت کے لحاظ سے ہیں جبکہ اتنی تیز سواریاں ایجاد نہیں ہوئی تھیں جو آج کے دور میں موجود ہیں، لہٰذا آج کل کی تیز ترین سواریوں کے ذریعے سے سفر کرنے میں اور موجودہ دور کی سفری ضروریات وحالات کے پیش نظر اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فتنہ نہ ہونے کی صورت میں اڑتالیس میل سے زیادہ کی محفوظ اور ضرورت والے سفر میں اڑتالیس میل کے بجائے کہاں تک گنجائش ہو سکتی ہے، اس موضوع پر اہل فتویٰ حضرات کے مستقل غور کرنے کی ضرورت ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمه واتمه احکم

ناقل بندہ عبدالکریم عثمان

دارالافتاء: ادارہ غفران۔ راولپنڈی

مورخہ ۳؍ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

ادارہ غفران راولپنڈی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ مسئلہ ''قیام المرأۃ بغیر محرم'' کے بارے میں حضرت کی طرف مراجعت کی گئی حضرت نے فرمایا کہ میرے نزدیک عورت کے تنہا رہنے کی وجہ ممانعت ''خوف فتنہ'' ہے، نہ کہ قیاس علی سفر المرأۃ۔ اور اسی فتنہ کی وجہ سے میرے نزدیک لڑکیوں کا اکیلئے مدرسہ میں قیام کرنا جائز نہیں اگرچہ اپنے شہر میں ہی ہو۔ کیونکہ یہاں فتنہ کا نہ صرف خوف ہے بلکہ یہ فتنہ کا متحقق ہے اسلئے مطلقاً ممانعت ہونی چاہیئے۔ نیز یہ کہ عورت کا عالمہ بننا کوئی فرض واجب تو ہے نہیں اور یہ ضرورت گھروں سے آنے کی صورت میں بھی پوری ہوسکتی ہے اسلئے مدرسہ میں قیام بلاضرورت شرعیہ ہے۔

اور جب عورت تعلیم کے لئے سفر کرکے دوسرے ملک جائیگی اور وہ بھی مغربی ممالک میں جہاں بے حیائی بہت زیادہ ہے تو اس میں یہ خوف فتنہ اور بڑھ جاتا ہے اسلئے وہاں کسی عورت کا بلامحرم رہنا بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔

ہاں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی عورت اپنے محارم کے ساتھ مغربی ممالک گئی اور وہاں اس کے محارم فوت ہوگئے یا کسی اور وجہ سے اس سے جدا ہوگئے اب عورت وہاں تنہا رہ گئی اسکے لئے تنہا رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو ایسی مجبوری میں اس کے لئے وہاں قیام کرنے کی گنجائش ہے۔

اور بحوث کی عبارت میں اس مجبوری کی صورت کا ذکر ہے اور اس کی ایک مثال ذکر کی گئی ہے کہ عورت نے وہاں اپنے محارم کے ساتھ توطن اختیار کیا اور پھر کسی وجہ سے وہ تنہا رہ گئی تو اس مجبوری میں وہاں وہ قیام کرسکتی ہے۔ تو یہاں توطن کی قید احتراز کے لئے نہیں ہے کہ توطن کی صورت میں تو عورت کا تنہا قیام جائز ہے اور بلا توطن چند دن قیام کرے تو ناجائز ہے، یہ مطلب تو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ یہ بطور مثال کے ہے کہ اگر کوئی ایسی مجبوری کی صورت پیش آجائے تو اس میں عورت کو وہاں قیام کی اجازت ہے۔ لہٰذا اگر اور کوئی مجبوری کی صورت پیش آجائے تو اس میں بھی عورت کو وہاں تنہا قیام کی گنجائش ہوگی۔ لیکن بغرض تعلیم عورت کا وہاں جانا اور تنہا قیام کرنا اس میں کوئی مجبوری نہیں اور فتنہ متحقق ہے اسلئے اس کی اجازت ہرگز نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۱-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۲۴-۶-۱۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دارالافتاء [illegible]
۲۲-۶-۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۶/۶/۱۴۲۴ھ

[illegible] خوف فتنہ ... نہ کہ قیاس علی سفر المرأۃ